حضرت مخدوم سید محمد صدر الدین شاہ

الملقب مخدوم محمد غوث رابع

حضرت ممدوح کی ولادت باسعادت ۱۸۶۸ء بلدہ ملتان میں ہوئی صغیر سن ہی میں آثار فلاح و صلاح پیشانی نورانی میں درخشاں تھے آپ جب سن شعور میں پہنچے تو خانگی درس گاہ میں قرآن مجید اور ابتدائی تعلیم میں بٹھائے گئے دینی تعلیم کے بعد آپ کو سکول میں داخل کر دیا گیا ۱۸۷۸ء میں آپ کے والد ماجد حضرت مخدوم سید ولایت شاہ کی وفات کا حادثہ جاں فرسا پیش آیا اور آپ بمنصب مخدومی و سجادگی متعین ہو کر بموجودگی اعزا و احباب و احکام وقت مسند آرا ہوئے

یہ خاندانی قدیم سے خلیشان اور عرصہ دراز سے اعاظم فضلا و مشائخ الکملاء ملتان مانا جاتا تھا آپ مشربا قادری اور مذہبا اہل سنت تھے سید العالمین کے شیدائی خلفائے راشدین کے دلدادہ اہلبیت کے فدائی حضرت محبوب سبحانی جدا علے کے والہ و سودائی تھے آپ خوش شکل ہونے کے ساتھ ساتھ خوش سیرت بھی تھے حلم و استقلال شجاعت وقار حیا صبر پرہیز کاری لطیف مزاجی اور خوش طبعی و سخاوت غرضیکہ ہر ایک صفت محمودہ سے بہرہ ور تھے

منکسر المزاج ایسے کہ اگر کوئی خادم درگاہ بیمار ہو جاتا تو اس کی تیمارداری میں خود بنفس نفیس حصہ لیتے ایک مرتبہ محرم کے عشرہ کے موقعہ پر یہ افواہیں بہت زیادہ پھیلی ہوئی تھیں کہ اب کی دفعہ سخت فساد ہو گا سکان ملتان ان خبروں کو سن کر سخت پریشان تھے اور سرکار کے کان بھی ان افواہوں سے نا

www.musapakshaheed.com

آشنا نہ رہے اس وقت کے ڈپٹی کمشنر ملتان نے آپ کی خدمت میں ایک عریضہ بھیجا کہ آپ اس مرتبہ ضرور تکلیف فرما کر اس اٹھتے ہوئے طوفان کو مناسب طریقے سے روکنے کے لئے تعزیہ گمنگراں کے ساتھ بحیثیت نگران تشریف لائیں تو امید ہے کہ آپ کی شرکت کی برکت سے بدامنی کا اندیشہ نہ ہو گا آپ تشریف لے گئے رستہ میں بعض شریر طبع لوگوں نے شرانگیزی کا ارادہ کیا مگر آپ کی طرف دیکھ کر وہ کچھ نہ کر سکے اس طرح وہ دن نہایت امن و امان سے اختتام پذیر ہوا حضرت ممدوح کا اعزاز گورنمنٹ عالیہ میں جس قدر تھا وہ اگرچہ محتاج بیاں نہیں کہ آپ پراونشل درباری اور رئیس اعظم ملتان تھے لیکن قابل فخریات وہ یہ سمجھتے تھے کہ اتباع شریعت میں ہر وقت سرشار رہیں اور اپنے اباؤاجداد جو بلحاظ ذات وصفات اماثل زمانہ رہے ہیں کے طریقہ کو قائم رکھیں یہی وجہ ہے کہ اکثر اوقات آپ ذکر و فکر میں رہتے خدا تعالی کی حکمت متقاضی ہے کہ جب کوئی شخص خداوند سے محبت کرتا ہے تو زمانہ میں خبر ہو جاتی ہے کہ فلاں محب اللہ ہے

۱۹۱۲ء میں جب دربار شاہی دہلی میں قائم ہونا قرار پایا تو تاریخ مقررہ سے چند روز پہلے ضلع ملتان سے صرف حضرت ممدوح کے نام ایک سرکاری مراسلہ آیا کہ جناب بحیثیت پراونشل درباری تو مدعو ہیں لیکن تمام ضلع ملتان سے صرف آپ ہی کا انتخاب ہوا ہے کہ بحیثیت پارسائی و مخدومی یہ اعزاز آپ کو حاصل ہو گا کہ جناب جارج پنجم کو خاص ملاقات میں دعائے خیر فرمائیں

حضرت ممدوح قانون کے اندر رہ کر نہایت آزادانہ رائے سے سرکار و رعایا کے حقوق کے متعلق کوئی فرد گذاشت کرنا پسند نہ فرماتے آپ رعایا اور عوام کی دلجوئی اور دفع تکالیف کے مہاامکن مشیر تھے یہی وجہ ہے کہ آپ درباروں میں پاریاب ہوتے

حضرت مخدوم والہ کے ازدواج میں دو مستورات نیک ذات تھیں ایک بیوی اپنے خاندان سادات گیلان سے سید شادی شاہ کی دختر اور دوسری خاتون سید حامد شاہ گردیزی کی صاحبزادی تھیں

آپ کا انتقال ۱۹۴۵ء کو ہوا اور مزار جدامجد حضرت موسی پاک شہید کے قریب ہے ۱۰ محرم الحرام کو آپ کا عرس نہایت تزک واحتشام سے منعقد ہوتا ہے

www.musapakshaheed.com